UNIVERSAL LIBRARY
OU_226226
UNIVERSAL LIBRARY

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ

فويل للذين يكتبون الكتاب بايديهم ثم يقولون هذا من عند الله

ارغام النصاري

حصه اول

يعني

جناب ملا طٰهٰ وغيره علماي اسلام

اور

پادري ايم-جی-گولڈ اسمتھ کا

تحريري مباحثه

جس سے آيت عنوان کي صداقت مهر نيمروز هے

حيدرآباد دکن

١٣٠٩

اطلاع

رسالہ ہذا مین جو عبارت بعنوان " مولویصاحب " لکہی گئی ہے وہ علماي اسلام کا سوال ہے اور پادریصاحب کا جواب بعنوان " پادریصاحب " مرقوم ہے جسکی اصل اونکی دستخط خاص کے ساتہہ مولف کے پاس موجود ہے

اور جو کچہہ بعنوان " التماس " تحریر ہوا ہے اوسمین یا تو پادریصاحب کے جواب پر جرح کي گئی ہے یا وہ زبانی تقریر لکہی گئي ہے جو عین مباحثے مین ہوئي تہي •

نقذف بالحق علی الباطل فیدمغہ فاذا ھو زاھق

کچھ دنوں سے علمائے اسلام اور پادری یم-جی-گولڈ اسمتھ صاحب کے درمیان ہر روز بفصل یکشنبہ مسئلہ تحریف میں مناظرہ ہو رہا ہے لیکن پادریصاحب نے ایک سوال کے بھی جواب میں سرخروئی حاصل نہیں کی بلکہ یا تو تنگ آکے سخت و سست کہدیا یا یہ تمسک لکھدیا کہ اپنی بیبل مشکوک اور اجنبی فقرات پرحاوی ہے اس واقعے نے جیسے اسلام کے جان نثار خادموں کے ایمانی حوصلے اور قوتیں بڑھا دیں اسیطرح مخالفین پر اتمام حجت کرکے اونکو اونکے دین میں متزلزل یا اسلام کی طرف بالکلیہ مائل کردیا چونکہ اس واقعہ ایمان افزا کا لطف اکثر برادران دین کا چشمدیدہ نہیں لہذا ہم اوسکی داستان انوکھے طورسے سنا کر اونکو اپنے ایمانی حظ کا شریک بناتے ہیں اور نصرانیت کے بطلان کی تشہیرکے ساتھ اسلام کی حقیت کا آوازہ عالم میں پہیلاتے ہیں ع وبضدھا تتبین الاشیاء

پہلا اعتراض - خط اول یوحنا ۵: ۷ و ۸ کے متعلق - چنانچہ وہ عبارت یہ ہے - روح وہ ہے جو گواہی دیتی ہے کیونکہ روح برحق ہے

که تین هین جو (آسمان پرگواهي دیتے هین باپ اور کلام اور روح قدس اور یه تینون ایک هین اور تین هین جو زمین پر) گواهي دیتے هین روح اور پاني اور لهو اور یه تینون ایک پر متفق هین — اس عبارت مین ساتوین آیت کے پچهلے حصے اور آٹهوین آیت کے اگلے حصےکي نسبت(لفظ آسمان سے زمین پر تک) عیسائیون کے درمیان خصومت ونزاع جاري هي ایک بڑا گروه اوس فقرے کو تثلیث کے متعصبون کاجعل والحاق اور اپنے دانست مین واجب الحذف سمجهتاهے بلکه کئے نسخون مین سے حذف بهي کردیا هي چنانچه رویزڈورژن (بیبل کے ترمیم شده نسخے) مین وه فقره هي ندارد هي لیکن هنوز تمام عباد تخانون مین اس ترمیم شده نسخے کا رواج نهین هوا هي اور دوسرا بڑا گروه اوس فقرے کو اصلي والهامي اور تثلیث کي سند قاطع سمجهتا هي اور یه خیال کرتا هي که ایرین اورموحدین کي عیاري نے اوسکو کئے قدیم نسخون مین سے حذف کردیا هي ان دونو گروهون مین تحریري وتقریري ردوبدل مختلف زبانون مین آجتک جاري هي اس اختلاف کو دیکهکر بعض عیسائي محققون نے تصفیه سے امید قطع کرلي هي بهلا اس سے بڑهکر تحریف کا اور کیا اثر هوسکتا هي *

مولویصاحب — ایوحنا ۵ : ۷ و ۸ تین هین جو آسمان پرگواهي دیتے هین باپ اور کلام اور روح قدس اور یه تینون ایک هین اور تین هین جو زمین پر گواهي دیتے هین روح اور پاني اور لهو اور یه تینون ایک پر متفق هین — انتهي — کیا یه آیتین سب قدیم نسخون مین ایکسان هین *

پادریصاحب — قدیم یوناني نسخون مین یہ الفاظ نہین هین (آسمان پرگواهي دیتے هین باپ اور کلام اور روح قدس اور یہ تینون ایک هین اور تین هین جو زمین پر) لیکن لاطیني نسخون مین هین *

مولویصاحب — کیا یہ الفاظ انجیل مروجہ مین پائے جاتے هین *

پادریصاحب — پائے جاتے هین انگریزي مین صرف اتالکس مین لکہے جاتے هین اور اردومین براکٹ مین پائے جاتے هین *

مولویصاحب — کیا جوکتاب آپکے هاتہہ مین هی اور نیزدواور نسخے جو مین پیش کرتا هون اونمینبہييہ الفاظ قوسون مین لکھي هین *

پادریصاحب — ایک نسخے مین هین باقي دو نسخون مین قوسون مین نہین *

التماس — اگر فقرہ مذکورہ چند نسخون مین قوسون مین یا اتالکس مین پایا جاتا هي اور اس سبب سے اون نسخون کي مہتممون کے پاس وہ فقرہ مشکوک یا نزاعی یا واجب الحذف ٹہرتا هي جیسے اوس موحد یا ایرین تحریف ساز کا مقصود تہا جس نے اوس فقري کو قدیم نسخون مین سے بطور تحریف بالنقصان نکالڈالا تہا تو دوسري کئے نسخون مین وہ فقري اور فقرون کے برابر بغیر کسي نشان کے موجود هي پس اس وجہ سے بالضرور ان نسخون کي مہتممونکي پاس وہ فقرہ اصلی والہامی هی اوریہي مقصود تہا اوس مثلثي تحریف ساز کا جس نے اوس فقري کو بطور تحریف بالزیادت چند قدیمي نسخون مین بڑھا دیا تہا بہرحال هردو صورت مین (هرایک فریق کے قول سے) قصدي تحریف ثابت هو جاتے هي سچ فرمایا اللہ نے — **یاأهل الکتاب لم تلبسون الحق بالباطل**

اي کتاب والو حق کو باطل کے ساته (یعني اصلي و الهامي فقرون کو اپني تحریفي عبارتون کي ساته) کیون ملادیتے هو پهر فرمایا هي – یحرفون الکلم من بعد مواضعه – کلام کو بعد اسکي که او سکی جگهمین مقرر هو گئي هین پهیر دیتي هین یعنے کلام الهي کو اوسکي جگهه سی جو مقدس کتاب مین تهي نکالدیتي هین تو اوس کلام کے لئي کوئي جگه هی نهین رهتی (تا آنکه وه مفقود هو جاتا هي) اور اوسکي جگه دوسرا لفظ داخل کردیتي هین (رازي – ابوالسعود – خازن – مدارک) اور بهي فرمایا هي فويل للذين يكتبون الكتاب بايديهم ثم يقولون هذا من عندالله خرابي هي اون لوگون کي جو اپني هاتون سي نوشته لکهتي هین (یعني تحریفي نوشته – ابوالسعود وغیره) پهر کهتي هین که یه الله کي پاس کا هي –

مولویصاحب — یه الفاظ کتاب مین کسطرح داخل هوئي *

پادریصاحب — اراسمس نی اپني تیسري طبع سنه ۱۵۲۲ ع مین کوڈکس برٹانکس (نسخه قدیمي بیبل) کی اعتبار پر درج کیا اور یه نه اسلئي که اسکي اصلیت کا قایل تها *

مولویصاحب — اصلیت کي کیا معني هین *

پادریصاحب — اصلیت کي معني کلام الهي هونا هین *

مولویصاحب — یه الفاظ جو اکثر قدیم نسخون مین نهین هین اور انجیل مروجه مین پاي جاتی هین الهامي هین یا نهین *

پادریصاحب — انکا الهامي یا غیرالهامی هونا اس بات پر موقوف هي که وه کسي قدیمتر نسخي مین پائي جاوین اگر کوئي ایسانسخه ملي جو قدیمتر هو اور اس آیت کي باري مین کچه پایاجاوي توعیسائي

لوگ اوسپر غور کر سکینگے اس وقت میں کہہ نہیں سکتا کہ وہ الفاظ الہامي هیں یا نہیں*۔

مولویصاحب — آپکے اس جواب سے یہ نتیجہ نکلتا هی کہ قدیم نسخے جو موجود هیں اس خاص امر میں قابل اعتبار نہیں کیونکہ آپ انکے رو سے کوئی فیصلہ اس آیت کے کلام الہي هونے یا نہونے کے بارے میں نہیں کرسکتے مفسر اسکاٹ صاحب کي شہادت بهي اس نتیجے کي تائید کرتي هي وہ لکہتے هیں :—

It is well known that volumes have been written concerning part of the seventh verse and the beginning of the eight in order to prove or disprove the authenticity of the passage enclosed within crotchets. It is certainly wanting in many of the ancient manuscripts and versions and is not authenticated by many of the Fathers; but whether the Trinitarians interpolated it or the Arians and Unitarians omitted it, is to this day a matter of controversy and not likely to be fully determined.

ترجمہ — یہ ایک مشہور بات هي کہ ساتویں آیت کے جزء اخیر اور آٹهویں آیت کے جزء اول یعنے قوسوں میں کے الفاظ کے ثبوت اور تردید میں کئي جلدیں لکهي گئي هیں — بے شک یہ الفاظ قدیمي قلمی نسخوں اور ترجموں میں سے بہتوں میں نہیں پائي جاتے هیں اور اکثر علمای متقدمون بهي انکی اصلیت کي نسبت تصدیق نہیں کرتي هیں لیکن یہ امر کہ آیا اهل تثلیث نے اونکو الحاق کیا هي یا فرقہ آرین اور موحدین نے اونکو نکالڈالا هي آجتک زیر بحث هی اسکا کامل تصفیہ هونا ممکن نہیں

پادریصاحب — جو نسخے موجود هین اونسي ان الفاظ کی باري مین میرا اطمینان نہین هوتا کیونکه جنمین یه الفاظ هین وه ایک لاطینی نسخه هي جو قدیم یوناني نسخون کي مقابلے مین اونپر فوقیت نہین رکھتا اور وه الفاظ پهینکدینے کے قابل بهي نہین اور جبتک وه ضعیف الفاظ مضبوط نہووین یعني کسي قدیمتر نسخے کي تائید سے اپنی دعوی کو ثابت نکرین تبتک ضعیف رهینگي *

التماس — جب اصلي نسخون کي دوقسمین هین ایک تو وه جنمین فقره مذکوره موجود هي دوسري وه که جنمین وه فقره ندارد اور پهر نه اون نسخون کے اعتبار پر فقره مذکوره اصلي والهامي ٹهرایا جا سکتا هي اور نه ان نسخون کے بهروسے بر الحاقي وجعلي خیال کیا جا سکتا هي تو صاف ظاهر هي که دونو قسم کے نسخے اوس فقري کے باب مین قابل اعتبار نہین پس پادریصاحب کو ضرور تها که اس خاص باب مین اپنی موجوده نسخون کي بي اعتباری کے قایل هوجاتے مگر اس سے گریز کر کےجو کچهه اونهون نی چباتي هوئي کهاهي سو وه جواب هو نہین سکتا خیر کچهه هي هو مگر اونهین کے اعتراف سے یه بهي ظاهر هي که اونکي بیبل مین نا قابل اطمینان عبارت یعني مشکوک فقري بهي هین—کون مشکوک فقرے—وهی جنسي خود تثلیث کو جو مسیحي عالمگیر فرقون کی اصل اصول هی صراحتہ تائید هوتي هي اور پهر کوئی دوسرا ایسا فقره نہین جس سي اوس مسئلي کو اتني بڑي تائید هو سکی - چونکه بیبل مین تثلیث کي کوئي تصریحي دلیل نتهي بلکه اسکي برخلاف توحید قدیم سي چلی آئي هي اور حضرت عیسي کي اقوال سي

بہي توحيد هي واضح هي — اور نيز مسيحيون کو الزام بہي ديا جاتا تہا که اگر تثليث اصل اصول تہي توکيون اسکي توضيح نه هوئی اور اس الزام کی وجه سي لوگ تثليث مين متزلزل هونے لگي تو تحريف سازني اوس الزام کي دفع اور اهل تثليث کي تشفي کي لئي فقره مذکوره کئي نسخون مين داخل کرديا جو آجتک اصلي نسخي سمجہي جاتي هين اور شايد يه بہي مشہور کرديا هو که قديم نسخون مين يه فقره موجود تها جسکو ايرين وغيرهم کي عياريون نے حذف کرديا تها اب همنے اوسکا پتا لگايا هے — اسي سبب سي وه فقره کئي بڑي جماعتون کے پاس آجتک جزء اصل انجيل اور تثليث کي واضح دليل سمجہا جاتا هے اور اوسکا منکر کافر ماناجاتا هے اور يہي مراد تہي تحريف سازکي جو اچہي طرح پوري هوگئي گو دوسري بڑي جماعت اوس فقري کو ديگر اصلي نسخون مين نه پاکر محض الحاق وجعل سمجہتي اور اگلي جماعت کي ساته لڑتي جہگڑتي هے اور ايک تيسري جماعت جنمين هماري مخاطب پادري صاحب بہي داخل هين شک وحيرت مين مبتلا هے که اوس فقري کو اصلي ٹہرائين که جعلي والارتياب من الکفر هان تحريف شده نسخون پر تحريف کا ايسا هي برا اثر پڑتا هے اور ايسي هي باتون سے بقاعده استدلال بالاثر علي المؤثر تحريف کا ثبوت ويقين هوجاتا هے[1] *

مولويصاحب — ايوحنا ۵ : ۷ — ۸ تين هين جو آسمان پر الخ الهامي واصلي فقره هے يانہين

پادریصاحب۔ اس آیت میں شک ہے *

التماس۔ اس بیان سے بخوبی ثابت ہو چکا کہ بیبل میں قصداً کمی بیشی ہوگئی ہے (یعنی تحریف عمدی) جسکی وجہ سے اوسمین کا ہر ایک فقرہ یقیناً کلام الٰہی نہیں ٹہرایا جا سکتا بلکہ کئی عبارتین ایسی مشکوک بھی ہو گئی ہین جنکے باب مین کسی موجود نسخے کا اتنا اعتبار نہین ہے کہ اوسکی بہروسے تصفیہ کیا جا سکے اصلی کلام کس قدر رہی پس وائے بر ہمچو کتاب *

دوسرا اعتراض۔ متی ٢٧ : ٣٥ کے متعلق۔ چنانچہ وہ عبارت یہ ہے اور اوسی (مسیح کو) صلیب پر کھینچکر اوس کے کپڑون پر (حاکم کے سپاہیون نے) چٹھی ڈالکے اونہین بانٹ لیا تا کہ جو نبی نے کہا تھا پورا ہو کہ اونہون نے میری لباس آپس مین بانٹ لئے اور میری لباس پر چٹھی ڈالے۔ اس فقرے مین پہلے مسیح کے کپڑون پر چٹھی ڈالکر آپسمین بانٹ لینے کا قصہ بیان ہوا ہے (جو اور انجیلون مین بھی موجود ہے) پھر اسکے بعد اس مضمون مین داؤد کا قول اس غرض سے مذکور ہے کہ انہون نے عیسی ہی کے حق مین اسطرح کہا تھا اور ویسا ہی ہوا مگر یہ پچھلی بات کسی دوسری انجیل مین نہین پائی جاتی لہذا اب کلام اسمین ہے کہ داؤد کا مذکور قول بطور عیسی کی پیشینگوئی کے خود متی نے اپنی انجیل مین لکھا تھا یا کسی برخوردار مسیحی نے اپنی عقید تمندی کے مارے متی کی انجیل مین الحاق کردیا ہے تا اگلی کتابون سے عیسی کی پیشینگوئی ثابت ہو جاوے حالانکہ فقرہ مذکور مع اگلے پچھلے فقرون کے داؤد نے اپنے حق مین کہا ہے

چنانچہ زبور ۲۲ : ۴ - ۶ و ۱۶ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۴ - ۲۶ —
همارے باپ دادون نے تجھپر توکل کیا الخ تو نے اونہیں چھڑایا اونہون
نے تجھسے فریاد کی اور رہائی پائی الخ پر مین کیڑا هون نہ انسان
آدمیون کا ننگ هون اور قوم کی عار الخ کتے مجھکو گھیرتے هین شریرون
کی گروہ میرا احاطہ کرتی هی الخ وے میری کپڑے آپسمین بانٹتے
هین اور میری لباس پر قرعہ ڈالتے هین پرتو اے خداوند دور
مت رہ الخ تو نے میری سنگے بچا پاهی الخ مجمع مین تیرا ثناخوان
هونگا الخ اسکی ستائش کرو الخ اوس نے دردمند کے (میری) درد
کی تحقیر نہین کی الخ نہ اوس نے اوس سے (مجھہ سے) اپنا منھہ
پھیرلیا بلکہ جب اوس نے (مین نے) اوسکو پکارا اوس نے جواب دیا
الخ اپنی نذرین ادا کرونگا وے جو حلیم هین کھاوینگے اور سیر هووینگے
وے جو خداوند کے طالب هین اوسکی ستائش کرینگے تمهارا دل ابدتک
جیتا رهے — پس یہان سے ظاهر هے کہ باغیون نے جب حضرت داؤد
کو گھیر کر قتل کا ارادہ کیا اور ساتھہ هی اونکی بادشاهانہ فاخرہ پوشاک
پر جو هنوز چھینی نہ گئی تھی یا چھین لی گئی تھی باهم قرعہ ڈالنے
لگے تو داؤد نے اپنی یہ تباهی و مظلومی اپنی دعا وزاری مین ذکر
کرکے خدا سے مخلصی چاهی اور خدا نے اونہین رهائی بخشی جسپر
اونہون نے مجلس کرکے خدا کا شکریہ کیا اور سب اهل مجمع سے شکر
کروایا اور اونہین دعائین دین پس یہ زبور داؤد هی کی شان کے
مطابق هے نہ حضرت عیسی کے مناسب حال جو بقول نصاری دشمنون
سے چھوٹ نہ سکے بلکہ صلیب پر چڑھائے جاکر مایوسی کے نعرے مارتے

هوئي اور خدا انکی ياري چهوڑديتے پر آہ کرتے هوئي مرگئے باايں‌همه تحريف سازنے فقره مذکوره کو ازراه تحريف معنوي عيسي کي شان مين ٹهراکر متي کي انجيل مين بطور تحريف بالزيادت داخل کرديا هي تا وه نغمهٔ داؤدي حضرت عيسي کي صليب اور اونکے کفاري کي متعلق امرکي پيشينگوئي ٹهرجاوي چنانچه تحريف سازکي حسب دلخواه عبارت مذکوره آجتک حضرت مسيح کي پيشينگوئي اور جزو انجيل متي سمجهي جاتے هي اور جو لوگ اوس فقري کے اسطرح قائل نهين هوتے گو اور طرحسے قائل هون بيدين خيال کئے جاتے هين هان جب ذي علم کسي مسئله کي تائيد مين تحريفين اور عياريان کرتے هين تو انکا ويسا هي برا اثر کتاب و ملت پر پڑتا هي*

مولويصاحب — متي ۲۷:۳۵ تاکه جو نبي ني کها تها که اونهون نے ميرا لباس بانٹ ليا اور ميري لباس پرچهٹي ڈالي پورا هووي - کيا يه الفاظ الهامي هين يا الحاقي *

پادريصاحب — يه سهو کاتب هي اور کاتب الهامي نتها پس اوسکا سهو بهي الهامي نهين ليکن يوحنا کي انجيل اور زبور مين يه آيت موجود هي *

التماس — اولاجب انجيل متي مين يه عبارت سهو کاتب سي درج هوگئي هے تواسي سي صاف تحريف غيرقصدي ثابت هوگئي مگر بيبل کي لکهوانی والي جمعيتين کيسي ناخداشناس تهين که بعد لکهوالينے کے اصل و نقل کا مقابله کرکي کاتبون کي سهو ياحرا في سی کلام الهي کو پاک نه کرسکی بلکه اون خانه برانداز غلطيون کو رهنے ديا

اور خود بیبل کي خرابي کے باعث هوئي گويا اپنيهاتهون اوسکو بگاڑا ثانيا سهوکاتب سي کسي لفظ کا چهوٹ جانا يا کسي متشابه حرف کا بدل جانا هو سکتا هی لیکن اسقدر لنبي چوڑي عبارت بهت ساری نسخون مین داخل هو جانا ممکن نهين جبتک قصد مدد ندي جيسی اوپر مذکور هوا ثالثا يوحنا کي انجيل وغيره مين صرف مسيح کی کپڑي بانٹ لئي جانيکا قصه ذکر کيا گيا هي نه که زبورکي عبارت مذکوره عيسي کي پيشينگوئی ٹهرادي گئی هي (جيسي متي کي انجيل مين تحريف سازنی کيا هي) پس يوحناکي انجيل اس خاص باب مين متي کي موافق نهين هو سکتي تو پهريه دونو انجيلين اس خاص امر مين باهم موافق هونيکا زعم جو پادري صاحب ني کيا هي محض باطل وعاطل هی الغرض يهان سي بهي ظاهرهي که بيبل مين کسي مطلب کي لئي تصرف والحاق هوگيا هي جسکي وجه سي پادري صاحب کو سهوکاتب کا آسرا لينا اورساري بلا بيچاري نقل نويس پرڈالد ينا پڑامگراوس الزام سي انهين کهان آسرا هي جو پهلي وجه اور تمهيد مين مذکور هي کلا لا وزر *

تيسرا اعتراض ـــ متي ۲۴ : ۳۶ کي نسبت چنانچه وه عبارت مروج نسخون مين اسطرح هے ليکن اوس دن اورگهڑي کو ميري باپ کے سوا آسمان کے فرشتون تک کوئي نهين جانتا ـــ ليکن کئي معتبر قديمي نسخون مين يه عبارت يون پائي گئي هي (اوسدن اور گهڑي کو ميري باپ کي سوا کوئي نهين جانتا نه آسمان کی فرشتے

نہ بیٹا) چونکہ اس سے بیٹا یعنی مسیح قیامت کے وقت سے ناواقف ہوکر بندہ محض ٹہرجاتا ہے اور اس سے تثلیث تین تیرہ ہوجاتی ہے اسلئے رواجی نسخوں میں سے بطور تحریف بالنقصان یہ لفظ (نہ بیٹا) نکالدیا گیا ہے اور یہ نسخے عموماً اصلی نسخے ٹہرگئے انہیں ناقص نسخوں کے ترجمے انگریزی عربی اردو وغیرہ میں آجتک مروج ہیں *

مولویصاحب — متی ۲۴ : ۳۶ میں کوئی تصرف ہوا ہے یا نہیں

پادریصاحب — تصرف ثابت نہیں تفسیر (اسکاٹ) سے *

مولویصاحب — رویزڈورژن (نسخہ ترمیم شدہ کمیٹی) میں یہ لفظ (اور نہ بیٹا) بڑھادیا گیا ہے اور رواجی سب نسخوں میں نہیں ہے پس اس سے تصرف ثابت ہوا کہ نہیں *

پادریصاحب — اس سے ثابت ہوا کہ آیت مذکور ترمیم طلب تہی

التماس — پہلے سوال کے جواب میں تو پادریصاحب نے اوس فقرے میں تصرف ہونے ہی کا انکار کردیا تہا لیکن جب رویزڈورژن سے بتلایا گیا کہ یہ لفظ (اور نہ بیٹا) بڑھادیا گیا ہے تو اب اونکو ناچار اپنے اگلے انکار کے برخلاف تصرف کے قائل ہونا یعنی ترمیم کا اقرار کرنا پڑا گو لفظ تصرف نہ کہا مگر ترمیم کا یہی مطلب ہے کیونکہ ترمیم جب ہی ہوتی ہے کہ پیشتر کسی نہ کسی طرح سے تصرف و خلل ہوگیا ہو — اس ترمیم یا تصرف کی ضرورت اسلئے ہوئی کہ اوس لفظ سے عیسے عالم الغیب یعنی خدا ہونے کی نفی نکلتی ہے جسکی سند سے موحدین اہل تثلیث کو سخت الزام دے سکتے ہیں

اور نیز اوائل میں جن ملکوں میں متي کي انجیل هي کا رواج تہا وهان کے لوگ اوس لفظ کے سبب سے تثلیث میں متزلزل هو رہے تہے اسلئے وهان کے ذي علموں نے اون لفظوں کو متي کے رواجي نسخوں میں سي نکال ڈالا چنانچہ ابتک اون نسخون مین ندارد هے اور چونکہ اوس وقت اون ملکون میں مرقس کی انجیل کا رواج نہوا هوگا اسلئي اوسمیں سي اوس لفظ کي قطع و برید کي ضرورت نہو ئي اور نہ وهان کے موحدین اوس انجیل کي سند سے اهل تثلیث کو الزام دیسکتے تہے الغرض متي کی انجیل کے رواجي نسخون میں سے اوس لفظ کو نکالدینا (جسکا نام تحریف بالنقصان هے) قصدا هوا مگر آخر ریوژن کمیٹي نے انصاف کوکام فرما کے قدیمی نسخون اور انجیل مرقس کی سند سے اون الفاظ کو داخل کرکے متي کي انجیل کي ترمیم کي جسکي وجہ سے موحدین کي هاتهون تثلیث کي بوري خانہ خرابي هو ئي جاتي هي بهرحال اوس انجیل میں پیشتر ایک طرح کا تصرف کیا گیا تہا اور اب ایک قسم کا تصرف هوا خدا جانے آیندہ اور کیا کیا تصرفات و ترمیمات کرنا هوگا هان تحریف ایسي هی ترمیم طلب خانہ خرابیان کردیتي هي *

چوتہا اعتراض ــــ اتمطاؤس ٣ : ١٤ و ١٦ کي نسبت یہ خط پال صاحب نے اپنے معتقد تمطاؤس کو لکہا تہا جسکو نصاري انجیل کا ایک حصہ سمجہتے هین ــ اوسکي عبارت جسکا اوپر اشارہ کیا گیا هي مروجہ نسخون مین اسطرحپر هي (مین اس امید پر کہ تجہہ پاس جلد آؤن یہ باتین تجهي لکہتا هون پر اگرمجہہ سے دیري هو جائے تو توان سے جان سکے

کہ خدا کے گھر مین جو زندہ خدا کی کلیسیا اور راستي کا ستون اور اوسکي بنیاد هےکیونکر گذران کیاچاهئے اور بالا تفاق دینداري کا بھید بڑا هي یعنے خدا جسم مین ظاهر کیا گیا روح سے راست ٹھرا یا گیا فرشتون کو دکھائي دیا غیرقومون مین اوسکي منادي هوئي دنیا مین اوسپرایمان لائے جلال مین اوٹھا یا گیا — اس عبارت کے ۱۶ فقري مین یہ لفظ (یعنے خدا) نوساختہ هي — اصل قدیمي نسخون مین یہان لفظ (جو) هي یعنے اصل عبارت یون تہي (دینداري کا بھید بڑا هي جو جسم مین ظاهر کیا گیا) یعنے پال صاحب حضرت عیسی کو بطور استعارہ دینداري کا بھید اور اونکے جسم کو اوس بھید کا مظهر کہتي هین جیسے محاوري مین کسي کي تعریف مین کہا جاتا هی انصاف مجسم اور مظهر راز کرم وغیرہ لیکن حضرت عیسی کے نادان معتقدون یا متعصب مسیحیون نے اس تعریف مین حضرت عیسي کا نقص سمجھکر اصل لفظ (جو) کوکاٹ اور میت کے خدا کا لفظ بنادیا جسکو تحریف بالتبدیل کہتے هین تا بیبل مین حضرت عیسي کی خدائي کي صاف صریح دلیل پیدا هو جائے چنانچہ تحریف ساز کے حسب منشا وہ تحریف شدہ کلمہ جبتک اوس جعل کی حقیقت (کئي صدیون کے بعد) نہ کہلي اصلي والهامي لفظ سمجھا گیا بلکہ آج بھي بہتون کو یہي خیال هي اس جعل کو سب سے پہلي علوم جدیدہ کے آدم اول ایزک نیوٹن نے جو عیسائیت مین بڑا هي متعصب تہا بڑي عرقریزیون کے بعد پا یا کہتے هین کہ بیبل کے کسي لفظ کي تحقیق مین اتنی دقت نہوئي جو اس لفظ کي تحقیق مین هوئي یہان سے ظاهر هي کہ دین مسیحي مین حضرت

عيسي كي خدائي كا اعتقاد محض نو ساخته هي اور يه بهي واضح هي
كه بيبل مين خاص خاص مقصدون كے لئے نهايت مكروه طور سے
تحريف و جعل هو گيا هي *

مولوي صاحب — ا طمطاوس ۳ : ۱۶ بالا تفاق دينداري كا بهيد بڑا
هي يعني خدا جسم مين ظاهر كيا گيا — اس ورس مين لفظ خدا كسي
قديم نسخے مين هي يا نهين *

پادري صاحب — مين نهين كهه سكتا كتنے نسخون مين لفظ خدا
كا هي اتنا كهه سكتا هون كه اكثر نسخون مين نهين هي اور بجاي اسكے
هاس هي جسكے معني جو هي اور يه لفظ واسطے مذكر كے يوناني مين
استعمال هوتا هي اور بعض نسخون مين لفظ هوكا هي جو غير انسان
كے واسطے مستعمل هوتا هي *

مولوي صاحب — گبن كا قول هي كه اصل مين لفظ يوناني هو (انگريزي
وچ) اردو (جو) تها — اسكو عيسائيون نے حضرت مسيح كي الوهيت ثابت
كرنيكي لئے تهياس يعني خدا بناديا اور فاضل نيوٹن نے اس امر كو نهايت
هوشياري كے ساته دريافت كيا — چنانچه گبن كي عبارت يه هي :—

1. Timothy III, 16. The word Ó (which) was altered to Θεος (God) at Constantinople in the beginning of the the 6th Century; the true reading which is visible in the Latin and Syriac versions still exists in the reasoning of the Greek as well as of the Latin Fathers; and this fraud with that of the *three witnesses* of St. John is admirably detected by Newton.

چهٹي صدي كي ابتدا مين ا طمطاوس ۳ : ۱۶ مين لفظ يوناني هو (جو)
بدلا يا جاكر لفظ تهياس (خدا) بناديا گيا — اصل عبارت جو لاطيني اور

سرياني ترجمون سے ظاهر هي ابتک يوناني اور لاطيني قديم علما کي تحريرون مين موجود هي ـ اس جعل کو اور نيز قديس يوحنا کے آسماني تين گواهون کے متعلق جعل کو نيوٹن ني نهايت قابل تحسين طور پر دريافت کيا هي ـ اسکی نسبت آپکی کيا راي هي *

پادريصاحب ـ گبن کي قول کي نسبت مين کچه نهين کهه سکتا اونکا قول اونکي اس وقت کي معلومات کي مطابق هي *

لالتماس ـ هان جب تحريف ثابت کردي جاتي هي تو تحريف شده کتاب کا متعقد کچه کهه نهين سکتا کيونکه اگر تحريف کا اعتراف کرلے تو کتاب ستياناس هوي جاتي هے اور اگر اعتراف نکري تو اگلے محققين کا خلاف هوا جاتا هے اسي خوف کے ماري پادريصاحب يهان صم بکم هوگئے هين فهم في ريبهم يترددون الغرض خوب ظاهر هوگيا که عيسي بنده خدا کو خدا ٹهراني کي فاسد غرض سے اصل لفظ (جو) کو کاٹ کر بڑي جرأت سے (خدا) کا لفظ بنا ديا گيا اور يهي جعلي لفظ مدتون کلام الهی سمجها گيا جس سے تحريف ساز کا ارمان خوب برآيا کيا خدا جاني اسيطرح اور کيا کيا ارمان برآئے اور برآرهے هين بس ايسي کتاب جو تصرف کا دست مال بنگئي هو کسي طرح وثيقه نهين ٹهر سکتي *

پانچوان اعتراض ـ يوحنا ۷ : ۵۳ و ۸ : ۱ ـ ۱۱ کی نسبت جنکا حاصل يه هے که يهود کے محدثين اور فقها ني ايک عورت کو جو زنا مين پکڑي گئي تهي پيش کرکي اور توريت مين موسی کي طرفسي ايسی عورتون کي نسبت رجم کا حکم ذکر کرکي عيسي سي فتوي پوچها تو عيسي

سر جهکا کے دیر تک زمین پر لکهنے لگے گئے پهر علما کے اصرار پر سرا وٹها کے فتوي دیا که تم مین کا بیگناه پهلے اوسکو پتهر ماري اسپر وه شرمنده هوکر چلے گئے جب عورت اکیلي ره گئي عیسے نے اوسکو یه کهکر که دوباره گناه نکر یون هي چلادیا — یه قصه علماي یهود کے دشمن مسیحیون کا خانه ساز معلوم هوتا هے کیونکه جب ظاهرا اون لوگون کي بدکاري ثابت نهوئي اورا ولٹے وه حضرت مسیح اور اونکے والده صدیقه پر اقسام کے گمان کرتے تهے جسکا رد قرآن نے بهي کیا هے (وبکفرهم وقولهم علي مریم بهتانا الخ) تو مسیح کے عیار عقید تمندون نے طیش مین آکے کل علماي یهود کو بدکار ٹهرانے کے لئے اپني الهامي کتاب مین ایک داستان هي گهڑدي که جب وه ایک عورت کو زنا کے قصور مین پکڑلائے تهے تو حضرت عیسي نے اون سبهون کوا ونکے منه پر بدکار ٹهرادیا وه اپنے پتے کي سنکر شرم کے ماري بهاگ گئے جب یه قصه رواجي نسخون مین داخل هوکر عموما اصل انجیل سمجها جانے لگا تو دوسرون نے دیکها که اسکي وجه سے کئي سخت اعتراض وارد هوتي هین (۱) عین زنا مین پکڑي هوئي عورت کو مفت چهوڑدینا جسکي وجه سے اس بیباکانه خیال کي وسعت هوئي که شاید اوس عورت کو دیکهتے هي انهین العیاذ بالله نقل کفر کفر نباشد اپني والده اور کئي نانیان یاد آگئین اسي دهن مین یه رعایت کیگئي (۲) عورت صرف اس سبب سے که زنا مین پکڑي جاوے

۲ از روي توريت رجم كي مستحق ٹهرجانا جسكا اعتراف علماي
يهود نے كيا اور حضرت عيسي ني بهي اس بات كو مسلم ركها
حالانكه ايسي حكم كا پتا هي ندارد يا آنكه توريت مين اوس
وقت اس قسم كا رجم موجود تها پهر نكالديا گيا اس سي توريت
مين تحريف بالنقصان ثابت هوجاتي هي (۳) رجم كي سزاوار
كو پهلي پهل بيگناه آدمي پتهر مارني كي نوترا شيده شرط جونه
توريت مين هي نه كسي اور نبي كي كتاب مين جسكا مآل يه هي
كه كسي مستحق رجم كو رجم هي نكيا جاوي كيونكه كوئي امتي بيگناه
هونهين سكتا هي كه ايسي مجرمه كو رجم كري پس يه درحقيقت
توريت كي حكم رجم كي تعطيل (يعني ٹالدينا) هي حالانكه خود
متي ۵ : ۱۹ مين توريت كا چهوٹا سا حكم ٹالديني والا بهي خداكي
بادشاهي مين محقر وخوار ٹهرايا گيا هي تو يه وعيد آخر عيسى
هي كی حق مين ٹهرجاتي هي اور قضي الرجل علي نفسه كا ساحال
هوجاتاهي يا آنكه اوس وقت توريت مين شرط مذكور موجود تهي
اسيواسطي حضرت عيسي ني اوسطرح فتوي ديا جسكا انكار علماي
يهود كر نه سكي مگر چونكه يه لوگ اوس حكم سی ملزم هوئي تهي
اسلئي آخر چلكر رواجي نسخون مين سي وه شرط هی نكال
ڈالي پس اس سي توريت مين تحريف لازم آتي هي (۴) جب
بيگناه پهلي رجم كرنا چاهئي تها تو عيسي تو بيگناه تهي اور
خود توريت كي احكام كو كامل كرني آئي تهي (متي ۵ : ۱۷) تو
كيون خودهي ني پهلي پتهر ماركي اوس حكم كو كامل نهين كرديا ـ كيا

وہ بہي علماي يہود کی طرح گنہگار تہي يا يہہ کہ توريت کي احکام
کي تکميل کا دعوي لاف وگزاف تہا — غرض ان اعتراضات والزامات
سے تنگ آکر اور گہبرا کي دوسرون ني اوس قصي هي کو رواجي
نسخون مين سے نکالديا اور يہ نسخي بہي اصل نسخی ٹہر گئي
جنکي وجہ سي اهل کتاب اس قصي کي نسبت دو فريق هوکر آجتک
باهم نزاع وخصومت کررهي هين الحاصل يہان سي بہي واضح هي کہ
اهل کتاب اپني بيبل مين (جيسی کچہہ موقع بنا) خاطرخواہ تصرف
کرتي رهي هين جسکي وجہ سي اونکي کتاب کسي بات مين وثيقہ
نہين ٹہر سکتي *

مولويصاحب — يوحنا ۷ : ۵۳ و ۸ : ۱ـ۱۱ جملہ بارہ آيتين آياسب
قديم نسخون مين پائي جاتي هين *

پادريصاحب — اکثر قديم نسخون مين يہ آيتين نہين هين اور
جنمين پائي جاتي هين اونمين بہي باختلاف الفاظ پائي جاتي هين *

مولويصاحب — جن نسخون مين يہ آيتين نہين پائي جاتي هين
انمين سے يہ آيتين نکالدي گئي هين يا يہ کہ جنمين موجود هين
اونمين داخل کردي گئين *

پادريصاحب — اندروني دليل سے ان آيتون کي سچائي ثابت هوتي
هي يعني جو قصہ اون آيتون مين مذکور هي وہ حضرت مسيح کي
صفات کے لائق هي اسلئے قرين قياس هي کہ وہ آيتين سچي هين اور
جنمين يہ آيتين نہين هين کاتبون نے اپنے اس غلط خيال سے کہ کسي
پڑہنے والے کے ٹہوکر کا باعث نہو کہ خداوند نے مجرم عورت کو چہوڑ

دیا ان آیات کو نه لکھا اسلئے دونو نسخے جھوٹھے نہین ہو سکتے صرف یہی فرق ہے که ایک مین کاتبون نے ان آیات کو نہین لکھا *

المعامن — اوّلا تماشا ہے که جو قصه اگلے بزرگون نے حضرت مسیح کے نالائق شان سمجھکر بیبل مین سے نکال ہی ڈالا اب پادری صاحب اونکے برخلاف اوسکو شایان شان مسیحی سمجھ رہے ہین اور ناخلفی کے الزام سے ڈرتے نہین ثانیا پادریصاحب کے اظہارات سے واضح ہے که جس جانب اکثر نسخے ہون وہی اونکے نزدیک صحیح ومعتبر ہے تو پھر جب یہان اونکے اعتراف سے یوحنا ۸: ۱ و۱۱ بہت ساری نسخون کے نظر کرتے داخل انجیل نہین ہین تو چاہئے تھا که انہین نسخون کے اعتبار پر اون فقرون کو جزء انجیل نه سمجھین پھر کیون اسکے برخلاف فقرات مذکورہ کو اصل بیبل سمجھ رہے ہین جس سے اکثر نسخون کا پادریصاحب کے پاس معتبر نہونا لازم آتا ہے کالتی نقضت غزلها من بعد قوة *

مولویصاحب — جن نسخون مین سے یه آیتین نکالدی گئین اونمین کلام الہی کا نقصان ہوا یا نہین *

پادریصاحب — کلام الہی کا نقصان اسطور سے نہین ہوا که وہ اون آیتون کی بغیر جسقدر تھا سارا خراب ہوگیا ہو صرف اسقدر نقصان کلام الہی کو پہنچا که اوسمین سے چند آیتین کم ہوگئین لیکن اوسکی مقابلی مین سالم نسخے موجود ہی *

المعامن — جب کئی نسخون مین کلام الہی کو اتنا نقصان پہنچا که ایکدم سی بارہ آیتین اوسمین کم کردی گئین تو ان نسخون مین

قصدي تحريف بالنقصان ثابت هوگئی چنانچہ پادري صاحب بهي قايل هين که وه آيتين عمدا نکالدي گئي هين تو پهرا نکا يه قول که سالم نسخي بهي موجود هين بالکل بيموقع هي کيونکه جب کئے نسخون مين سے وه فقري نکالے گئے يا اون نسخون مين تهي هي نهين تو دوسري چند نسخون مين اونکے هونے سے خواه مخواه وه نسخے سالم يا وه فقري اصلي نهين ٹهرسکتے کيونکه ايک بڑاگروه کهتا هي که وه فقري بطور تحريف بالزيادت درج کردئي گئے هين جسکے مقابلے دوسری بڑي گروه کا يه زعم هے که جن نسخون مين وه فقري نهون اونمين تحريف بالنقصان هوئي هے غرض که اس خاص مقام مين بهي عيسائيون کا ايک گروه دوسري گروه کو تحريف کا الزام دي رها هي هان جب قطعا تحريف هوچکي هي تو ضرور يه ساري خانه خرابيان هوني هين ۰

چهٹوان اعتراض ـــ مرقس ۱ : ۲ ـ ۴ کے متعلق چنانچه وه عبارت مروجه نسخون مين اسطرحپرهي (۲) جيسا نبيون کي کتابون مين لکها هے که ديکه مين اپنے رسول کو تيری آگے بيهجتا هون وه تيري راه کو تيري سامهنے تيار کريگا (۳) بيابان مين ايک پکارنيوالے کي آواز هي که خداوند کي راه کو بناؤ اوراوسکے راستون کو سيدها کرو (۴) يوحنا (يحيي عليه السلام) بيابان هي مين بپتسما ديتي تهي اور گناهون کي معافي کے لئے توبه کي بپتسما (غسل) کی منادي کرتے تهي (که لوگ آنکرگناهون کا اقرار کرکے انکے هاته سے بپتسما لين تا گناه معاف هون) ـــ اس عبارت

مین دو فقري (دیکه مین الخ اوربیا بان مین الخ) دو پیغمبرون کي کتابون سے لئےگئے هین پهلا فقره ملاکي ۳ : ۱ هی جسمین مرقس نے کچه تصرف بهي کردیا هي اوررسول سی یحیي کو مراد لیکر حضرت عیسی کے آگے اونکا آنا اوراونکے ها تهون عیسي کي دعوت و تعلیم کي پیش بندي هونا اوس فقري کا مضمون ٹهرایا هے اور دوسرا فقره اشعیا ۴ : ۳ هی جسمین مرقس نے تحریف معنوي کرکے پکارنیوالے سے یحیي اور بیابان اورخداوند کي راه سے عیسي کي تعلیم وغیره مراد لي هي تا اگلي کتابون سے بهي عیسي کي اورانکے طفیل مین یحیي کي بشارت ثابت هو جائے اور یهود کے عوام دهوکا کها کي مسیحي بن‌جائین مگر درحقیقت ملاکي نبي کي آیت مکوبیون کی سلطنت کی بشارت معلوم هوتي هي کیونکه جب مشرک پادشاه انتیوکس‌ني بیت المقدس کو فتح کرکے وهان بت پرستي قائم کردي تهي تو ایک مرد خدا یکایک اوس پادشاه کے مقابلے مین کهڑا هو گیا اوراپنے چند قرابتیون اوراحباب کو لیکر خدا کی مدد سے انتیوکس کو بهگا دیا اور بیت المقدس کو فتح کرلیکروهان آپ پادشاه هوگیا اسیکي نسل مین ڈهائي سو برس تک یهودي سلطنت قائم رهی چونکه یه پادشاه نیک نفس دیندار اور بنی لوي یعنے اماماں بني اسرائیل کے خاندان سے تها اسلئے ملاکی نبي کي اصل عبري عبارت مین خدا نے اسکو اپنا ملانک یعنے فرستاده فرشته یا امام کہا هي چنانچه رومن کا تهلک کي انگریزي ترجمي مین بهي اس فقرۂ مین فرشتي هی کا لفظ هي یا آنکه اوس فقرۂ مین اوس فرشتي

کی طرف اشارہ ھي جسکي مخفي کارپردازي سے اوس مکوبی سلطنت
کي باني کو انتیوکس جیسی قاھر بادشاہ پر فتحمندي حاصل ھوئي تھي رھا
خدا کي راہ کو درست کرنا سو وہ مدت درازتک شرعي سلطنت قائم
ھوني کا کنا یہ ھي جیسي مکوبیون کے وقت مین واقع ھو چکا اور اس
سلطنت کا باني تھا جو یکایک بیت المقدس مین پنھچا اور پاد شاہ ھوگیا
اب رھا اشعیا کا فقرہ سو یہ علماے یہود کي نزدیک بني اسرائیل
بابل کي قید سي چھوٹکر بیت المقدس کو واپس آني کي بشارت ھي
اسمین پکارني والي سي فرشتہ مراد ھي اور خداوند کی راہ سي
خداوند کے لوگون کي راہ مقصود ھي جسپرسي اونکو بیت المقدس
آنا ھوا تھا اور راستہ درست کرنے کا حکم زمین کے باشندون
یا غیبي کارپردازون کو ھوا ھي یعني بني اسرائیل کي اعزاز کی لئي
خدا نے فرشتون کو غیبي طور پر انکي سفري راھون کا مہتمم کر دیا
تھا یا آنکہ بطور استعارہ کھا گیا ھے کہ اوس راستے مین ایسي
راحتین بني اسرائیل کو ھونگین گویا خدا نے فرشتون وغیرہ کو
بھیج بھیج کر اور اونسي ندائین کروا کے سب سامان مھیا کردیا ھے
غرضکہ یہ سب حضرت عیسي سے صدھا سال پیشتیر بني اسرائیل کے لئے واقع
ھو چکا چنانچہ وہ باعزاز تمام بیت المقدس کو واپس آچکے مگر
مرقس نے ان سب باتون سے آنکھین بندکرکے اون دونو فقرون کو عیسی
و یحیي کي بشارت ٹھرائي ھي اور اپني تحریف معنوي کا جوھر
دکھلایا ھے الحاصل جب یہ سب معلوم ھو چکا تو اب کھا جاتا ھے
کہ اون فقرون کے نسبت مرقس کی مروجہ نسخون مین یون ھي

کہ نبیون کي کتابون مین لکھا ہے مگر دوسري معتبر نسخون اور ترمیم شدہ
بیبل مین اون دونو فقرون کا یون حوالہ دیا گیا ہے کہ (جیسا
یسعیاہ کي کتاب مین لکھا ہے) جس سي یہ معلوم ہوتا ھي کہ وہ
دونو فقري یسعیا ھي کي کتاب مین ھین حالانکہ یہ صاف غلط ھي
اور جس کتاب مین ایسي کھلي غلطي ھو وہ الہامي نہین
ھو سکتي گو پچھلون ني اصلاح کي ھي جیسي مروجہ نسخون مین
پائي جاتي ھي مگر یہ اصلاح خود تحریف ھی *

مولویصاحب — مرقس کي مروجہ انجیل مین ھي (۱ : ۲ و ۳)
جیسا نبیون کی کتابون مین لکھا ھي دیکھہ مین اپنے رسول کو الخ
اور رویزڈ ورژن کے یہ الفاظ ھین جیسا کہ سیعیاہ نبي کي کتاب مین
لکھا ھي دیکھہ مین اپنے رسول کو بھیجتا ھون الخ ان دونو عبارتون مین
سے کون صحیح ھي *

پادریصاحب — جو اکثر نسخون مین پایا جاتا ھي وھی صحیح
ھي روژن کمیٹي ني جو اصلاح کی ھي غالبا اکثر نسخون مین یسعیاہ
نبي کا نام ھونی سي کي ھوگي

مولویصاحب — کیا یہ عبارت (دیکھہ مین اپني رسول کو تیري
آگي بھیجتا ھون الخ یسعیا نبي کي کتاب مین موجود ھي *

پادریصاحب — یہ عبارت یسعیا نبي کي کتاب مین نہین ھي
بلکہ ملاکي نبي کي کتاب مین ھي *

مولویصاحب — تو معلوم ھوا کہ اکثر نسخون کي بموجب جو
اصلاح ھوئي وہ بھي ٹھیک نہین ھوئي *

پادریصاحب — بے شک دو نبیون کی کتاب کی آیتین هین اور ایک یسعیا کا نام لکھنے سے غلطی نہین ہوئی جبکہ صاف ظاہر ہے کہ دو نبیون کا کلام ہے تو ایک کا نام لکھنے سے اور دوسرے کا نام نہ لکھنے سے غلطی واقع نہین ہو سکتی *

التماس — جب یسعیا نبی کی کتاب کے حوالے سے دو فقرے مرقس نے بتلائی جنمین سے چھوٹتے پہلا فقرہ ہی اوس کتاب مین ندارد بلکہ ملاکی نبی کی کتاب مین ہے (گو دوسرا یسعیا مین ہو) تو پھر ان دونو فقرون کے لئے ایک یسعیا کا حوالہ دینا غلط ہوا — اس حوالے کی وجہ سے ہر کوئی چھوٹتے ہی اون دونو فقرون کو خواہ مخواہ ایکہی نبی (یسعیا) کا کلام سمجھتا ہے پس پادریصاحب کا زعم کہ وہ فقرے دو نبیون کا کلام ہونا ظاہر ہے صاف پوچ و پادر ہوا ہے تعجب کہ عیسائی اتنے دنون ایک خدا کو تین سمجھتے تھے مگر اب اوس سے بھی ترقی کرگئے کہ ایک یسعیا کو دو نبی سمجھنے لگ گئے هین الغرض جب انجیل مرقس کے قدیمی اور معتبر نسخون مین ایسی صریح غلطی ہے تو وہ الہامی نہین ہو سکتی کیونکہ الہام غلطی سے بچاتا ہے نہ کہ غلطی کرواتا ہے مگر تحریف ساز پر رحمت کہ اس اعتراض سے تنگ آکے لفظ (یسعیاہ) اور (لفظ کتاب) اوڑادیکر مروجہ نسخون مین جو وہ بھی اصل نسخے سمجھے جاتے هین (نبیون) اور (کتابون) کا لفظ لکھدیا اور اسی کا ترجمہ انگریزی عربی اردو وغیرہ مین ہوا کیا غرض اس تحریف سے ظاہرا اعتراض تو دفع ہوگیا مگر جب تحریف کا عیب لگایا گیا تو روژن کمیٹی نے

اس عیب کے دفع کے لئے پھر تحریف کي تحریف کي اور بموجب آب رفتہ زجوبہ جو آمد وھي لفظ (یسعیاہ) اور لفظ (کتاب) ترمیم شدہ نسخے میں شائع کرد یا جسکے ساتھ ھي پھر غلط حوالے کا اعتراض لوٹ آیا (یعنے یہ کہ ایسي غلطي کي بطفیل انجیل کا الہامي ھونا ھي رد ھو جاتا ھے) غرض بیچارے نصاري حیران ھین اعتراض سے جو بچني گئي تو تحریف سي ملزم ھوي اور تحریف سے جو کتاب کو پاک کرنا چاھا تو علاوہ اعتراض وارد ھوني کي کتاب ھی پادر ھوا ھوئي جاتي ھي ع ولن یصلح العطار ما افسد الدھر *

ساتوان اعتراض — مرقس ١٦: ١ و ٢٠ کي نسبت ان فقرون کا خلاصہ یہ ھي کہ مریم مگد لیني وغیرہ عیسی کي صلیب کے تیسري دن قبر پر گئین وھان فرشتے ني اونھین عیسي کے جي اوٹھنے اور جلیل جاني کي خبر دیکر حکم کیا کہ پطرس سے کہو کہ تم عیسي کو وھین دیکھوگے مگر وہ عورتین گھبراھٹ کے ماري کس سے کچھ نہ بولین تو ناچار عیسي مریم مگد لیني پر ظاھر ھوئي اوس نے یہ خبر حواریون کو دي کسي ني باور نہ کیا پھر عیسي دوسري صورت مین دو شاگردون پر جو کہین جاري ھے تھے ظاھر ھوئي اونھون نے باقیون کو خبردی تو بھي یقین نہ لائي آخر گیارھون حواریون پر اونکي کہانیي کي وقت ظاھر ھوئي اور اونکي بي ایماني پر ملامت کي مگر ساتھ ھی پھر اونھین کو انجیل کي منادي کي منصب پر قائم بھي کرد یا اور اونکي منادي پر ایمان لانیوالون کي یہ علامتین

بتلائین که د یو ون کو نکا لینگے نئي ز با نین بو لینگے بیما رون پر هاته رکهکر چنگي کر دینگي زهرا ور زهردا رسی او نکو نقصان نہوگا یہ کہکر آسما ن پر او ٹهائے گئي ـــ اس بیا ن مین د و چا ر نقص هین (۱) عیسی کي پہلي د یدا ر شا گرد ون کو جلیل مین هو ني کا و عده کیا گیا مگر آخر اوسکي بر خلا ف بیت المقد س هي مین هو ئي (۲) د و سر ي انجیلیو ن سی ثا بت هے که مریم مگد لیني وغیره نے جو کچه فرشتي سي سنا تها شا گرد ون کو سنا نے پر آ ما د ه هو کر د وڑي آ ئین ا و ر کهد یا اسکي بر خلا ف مر قس کہتا هی که وه گهبرا هٹ کي ما ر ي کچه نه بو لین جس سي معلو م هو تا هي که وه آما ده بهي هوئي نتهین (۳) لو قا ۲۴ : ۱۳ ـ ۳۵ سي ظا هر هي که جن د و شا گرد ون نے را ه مین عیسي کو د یکها تها اونکي وا پس آنے سي پیشتر هي بیت المقد س مین سب شا گرد و ن کو عیسي کي جي اوٹهني اور د کهلائي دینے کا یقین هوگیا تها جسکي تا ئید مین اون دونون نے اپنا بهي عیسي کود یکهنا بیا ن کیا مگر مرقس اسکے بر خلاف کہتا هے که اون دو نو نے اپنا دیکهنا بیان کیا تو بهي شاگرد او ر حوا ر ي عیسے کے جي او ٹهني پر یقین نه لا ئے (۴) د و سر ي انجیلون سي معلو م هو تا هي که عیسی نے پہلی رویت مین حوا ریون سي تسکین کي باتین کین اسکي بر خلاف مرقس کہتا هی که اونهین بے ایمان ٹهرایا او ر سخت ملا متین کین اور پهر جہت سے انجیل کي منا دي کا بهي عهد ه دیدیا (۵) حوا ریون کي منا دي کي بعدایمان لا نیوالون کو مذ کو ره کرامتین نصیب هو نے کي طمع د ي گئي حا لا نکه پہلي طبقي هي مین ایکس

آد ه بهی کو یه باتین شاید هي نصیب هوئي هون پهر اس سي آگی چلکر تو خیریت هي خیریت هي بس یه وعده صاف لاف گزاف هے (٦) مرقس کی بیان سي ظاهرا یهي معلوم هوتا هي کها یکهي دفعه شاگردون کو رویت نصیب هوئي جسکي بعد عیسی آسمان کو چلے گئي حالانکه اعمال وغیره سي چالیس دن تک عیسي کا زیر آسمان رهنا اورکئي دفعه دکهلائي دینا ثابت هي – ان اختلافات واعتراضات پرنظر کرکي محققین اهل کتاب نا چار قایل هوگئي هین که انجیل مرقس مین مذکوره فقره کسی عبارتني درج کردئے هین گو دوسري عیسائي هنوز اونکو الهامي مانکر تحریف ساز کي مراد پوري کررهي هین *

مولویصاحب — هارن صاحب کا قول هي که قدیس مرقس کے ۱٦ باب کي اخیر پندره آیتین الحاقي هین – یه آپکے پاس مسلم هی یا نهین – اور هارن صاحب کي عبارت یه هی :—

It should be remembered that the last fifteen verses of Mark were not written by himself. They are a later apppendix to his Gospel, and increase the difficulty of harmonising the accounts very considerably.—(*Rev. Horne's Introduction to the Holy Scriptures. Vol. II Chap.* 14).

ترجمه—یاد رکهنا چاهئے که مرقس کی انجیل کي اخیر پندره آیتین اوسکي لکهي هوئي نهین هین یه آیتین اوس انجیل مین بعد کو ضمیمه کردي گئي هین جنکي وجه سے مسیح کے جي اوٹهنے کي بیانات کي تطبیق مین دقتین اور زیاده هوگئي هین (مقدمه بیبل ازهارن مرتبه ڈیوڈسن جلد دوم باب ۱۴) *

پادری صاحب — یہ ہارن صاحب کا ایک قیاس ہی وہ ہماری پاس مسلم نہین *

التماس — اس سوال وجواب سے پیشتر پادری صاحب سی ہارن صاحب کا حال پوچھا گیا تہاتو اونکی علم اور کامل الایمانے کی بدرجہ ہا تعریف کی تہی مگر جب سوال مذکور پیش کیا گیا چہوٹتی ہی کہہ دیا کہ ہارن صاحب اسبجہ بی ایمان ہوگئی ہین تعجب کہ اقرار کرکی ہنوز دم بہی پہرا نتہا کہ انکار کر دیا اب ناظرین ہی تجویز کرین کہ ایسی متلونون پر قہقہی اوڑا ناچاہئے که رونا *

مولوی صاحب — رویزڈ ورژن بہی ہارن صاحب کی قول کی وتائید کرتا ہی آپ اسکی نسبت کیا کہتی ہین *

پادری صاحب — رویزڈ ورژن پر جو حاشیہ لکہا ہی وہ ٹہیک ہی وہ یہ ہی ”وقدیمترین یونانی قلمی نسخون مین اور نیز بعض دیگر کتابون مین ۹ آیت سی لیکر آخر تک نہین ہی اور بعض نسخون مین یہ موجود ہین تو مختلف طور پر“*

التماس — جب قدیمترین نسخون مین وہ آیتین نہین ہین بلکہ جدید نسخون مین موجود ہین تو یقینا وہ الحاقی آیتین ہوئین چنانچہ ہارن صاحب جیسی محقق نےان آیات کے الحاقی ہونے کا اعتراف کرلیا ہی لیکن پادریصاحب اپنی قلت اطلاع کی باعث اونکی قول کو مانتی نہ تہی مگر جب رویزڈ کمیٹی کا حاشیہ بتلایا گیاتو ناچار ہوکراگلے انکار کی برخلاف ہارن صاحب کی قول

پر ایمان لانا اور اون فقرون کی الحاقی ہونی کا کلمہ پڑھنا پڑا وای برین انکار و اقرار *

اٹھوان اعتراض — زبور ۱۶: ۱ و ۲ و ۸ و ۹ و ۱۰ کی متعلق ـ چنانچہ وہ فقری یہ ہین خدا یا تو میری حفاظت کر تیری بغیر میری بہلائی نہین اونکی دکہ جو غیر کی پیچھی دوڑتی ہین بڑھتی رہینگی میری نگاہ ہمیشہ خداوند پر ہی میرا جسم بہی امید مین چین کریگا کہ تو میری جان کو قبر مین رہنی نہ دیگا اور تو اپنی قدوس کو سڑنی نہ دیگا تو مجھکو زندگانی کی راہ دکہلاویگا ـــ ان فقرون سے ظاہر ہی کہ حضرت داؤد توحید پر اپنا استقلال اور غیر خداؤن سے نفرت ظاہر کرکی اس کمال ایمانی کی وسیلی امید کر رہی ہین کہ اونہین حیات ابدی کی راہ ملیگی اور چونکہ وہ مقدس ہین قبر مین سڑینگی نہین بلکہ اونکی روح آسمانی ملکوت مین جا رہیگی ـ پس اس زبور مین قدوس اوسی مرد خدا کو کہا گیا ہی جس نی غیر خداؤن سی نفرت ظاہر کرکی خدای واحد سی زندگانی کی ہدایت کی درخواست و امید بہی کی ہی اور ایسی درخواست کرنے والا شخص مسیح (خدای نصاری) ہو نہین سکتا چنانچہ خود ہارن صاحب نے بہی اس بات کا اعتراف کر لیا ہے تو صدر الذکر قدوس بہی (جو درحقیقت مذکور درخواست والا شخص ہی) نصاری کا مسیح نہین ہو سکتا (گو اور جگہون مین لفظ قدوس مسیح پر صادق آیا ہو) پس اس زبور مین مسیح کی بشارت نہوی

با ا یذنہمہ اعمال نویس نے اس زبور مین تحریف معنوی کر کے لفظ قدوس والی آیت کو خاص مسیح کی بشارت ٹھرادیا ہے ثانیا یہ کہ اکثر یہود کی تحقیق اور نیزاونکی پاس کی اکثر اصلی قلمی نسخون مین آیت مذکورہ کا لفظ قدوس جمع ہی (یعنی یون ہی کہ خدا اپنے قدوسون کو سڑنی نہ دیگا) پس اسمین کل مقدس داخل ہین جنمین سے ایک مسیح بہی ہین تو یہ آیت خاص مسیح کی بشارت نہین ہو سکتی اسلئے عجب نہین کہ نصاری نے لفظ جمع کو واحد بنادیا ہو تاوہ آیت خاص عیسی کی بشارت ٹھرائی جا سکے معلوم ہوتا ہی کہ اس تصرف کا پہلا بانی اعمال نویس تہا مگر تماشا یہ ہے کہ خود نصاری اس موقع پر یہود کو تحریف کا الزام دیتی ہین کہ واحد کو جمع بنادیا اور یعقوب بن قائم کو اسکا پہلا بانی ٹھراتی ہین چنانچہ آریول کی بہی رائی ہی یہ لوگ لفظ واحد کو اصلی والہامی سمجہہ رہی ہین جس سے قدیم تحریف سازون کا دلی مقصد پوری طور سے برآ رہا ہے تاہم کئے محققین نصاری کے نزد یک اصل لفظ جمع ہی ہے بلکہ اگر لفظ واحد بہی ہو تو اوس سے اونکے پاس جنسیت کے طور پر ہرایک مقدس مراد ہی ثالثا یہ بہی عجب نہین کہ دراصل لفظ واحد ہی ہو اور اور اوس سی بطور جنس سب مقدسین مراد ہون مگر جب نصاری اوس لفظ کو خاص مسیح کی بشارت ٹھرانی لگی تو یہودیون نے واحد کو جمع بنادیا ہو اور بیچاری نصاری کو

محض عداوة تحریف کا الزام دینے لگین دون غرضکه اهل کتاب نے اس جزئیے مین اپنی خاص عیاری کا پورا جوهر با لکلیه عرض تمام کردیا هے که ایکدم سے لفظی اور معنوی هردوطرحکی تحریف کردی هے جسکی نکبت سے اونکے معتبر نسخون مین واحد و جمع کا خانه خراب اختلاف پڑ گیا هے اور خود وه باهم ایک دوسری پر جعل وخیانت کی لعنت پڑهرهے هین بهلا اس سے بڑهکر اور کیا بڑا اثر تحریف کا پڑ سکتا هے *

مولویصاحب — زبور ۱۶ : ۱۰ تو اپنی قدوس کو سڑنی ندیگا — اس جگه قدوس سے کیا مراد هے *

پادریصاحب — اس آیت مین حضرت مسیح کی نسبت پیشینگوئی هی اور قدوس سے مراد حضرت مسیح هے دیکهو اعمال ۲ : ۲۵ - ۳۵ *

مولویصاحب — اصل عبرانی مین لفظ قدوس واحد هے یاجمع *

پادریصاحب — مین صاف نهین کهه سکتا — تحقیق کرکے جواب دونگا *

التماس — تماشا هے که پادریصاحب بیبل کا وعظ کررهے هین اور اوسکی حمایت کا بیڑه اوتهائے هوئے هین مگر نه اصل لفظ یاد هی نه کچهه اوسکی سندی تحقیق سے بهره خیر جب اونهون نے اپنی اس جهل کی معذرت پیش کی تو محقق ڈیوڈسن کی کتاب تنقید بیبل سی بتلادیا گیا *

مولویصاحب — ڈیوڈسن صاحب کی تحقیق اوس لفظ کے بارے مین حسب ذیل هي :—

واحد کي متعلق شہادتین

(۱) مروجه متن عبراني مين لفظ جمع هي ليکن اوسپر اعراب واحد کي هين اوراوسکي حاشيي پرلکها هي که اس لفظ مين حرف يد (يا) زائد هي (۲) مسورا (متن عبراني مع حواشي علماي يهود) کي پابند يهودي لفظ واحد کوصحيح جانتےهين اس سےمعلوم هوتا هي که اوس لفظ کي جمع هوني پرسب يهود کا اتفاق نهين هي (۳) کني کات اورڈي راسي مفسرون کي راي هي که دراصل لفظ واحد هي اونهون ني ۲۶۳ قلمي نسخون مين لفظ واحد پايا هے (۴) اکثر بلکه قريبا تمام ترجمون مين لفظ واحد هي (۵) اکثر عيسائي لفظ واحد ليتي هين اوراس لفظ کي ثابت کرني مين بڑي سرگرمي ظاهر کي هي يهانتک که يهود کو تحريف کا الزام لگا يا هي (مگر ڈيوڈسن صاحب کی راي مين يه الزام بي وجه هي) (۶) اريول کي راي مين بهي لفظ واحد هي اوراسی عيسائی محقق ني يعقوب بن قائم يهودي پرجس نيا پني اهتمام سي عبري عهدعتيق طبع کيا تها يه الزام لگا يا هي که اوس ني لفظ واحد کو جمع بنا ديا هي *

جمع کي نسبت سندين

(۱) مروجه عبراني متن مين لفظ جمع هے گواوسپرواحد کی اعراب هين (۲) ۲۶۳ سے زايد قديم قلمي نسخون مين لفظ جمع هي (۳) فشر۔ اسٹيڈنج۔ برنس ۔ ڈيويٹ ۔ اوالڈ ۔ هنگسٹنبرگ ۔ جومعتبر مسيحي فضلا هين لفظ جمع کے قائل هين (۴) اکثر يهود لفظ جمع کو

صحیح بتلاتي هین (۵) الکزنڈر مفسر زبورکي رای هی که اصل لفظ واحد هي اور یه لفظ خواه واحد هو یا جمع مگر معنی جمع کي هین *
پس کیا اب آپ قطعا بتلا سکتي هین که در اصل لفظ واحد هي یا جمع

پادري صاحب — میري راي مین لفظ جمع هي ـ اس لفظ مین اختلاف بهي هي *

مولوي صاحب — اگر لفظ جمع سمجها جاوي تو کیا معنی هوتی هین ـ ڈیوڈسن صاحب کهتي هین اگر لفظ جمع لیاجاوي تو اوسکی معني عموما پرهیزگارون کي هین جنمین مسیح بهي شامل هین اور الکزنڈر صاحب مفسر زبور کهتے هین که وه لفظ اگر واحد بهي سمجها جائے تو معني جمع هي هین کیونکه یه واحد جنسیت کي لئے مستعمل هوا هي *

پادري صاحب — گو لفظ جمع هو یا واحد کل جماعت متقیان پر صادق آسکتا هے ـ اس جاي مین صاف ایک واحد کی طرف اشاره هوتا هے انجیل کے رو سے وه واحد مسیح هے ـ ڈیوڈسن صاحب اور الکزنڈر صاحب جو معنے لفظ جمع هونیکي صورت مین بتلاتي هین اوسکي نسبت مین کهتا هون که ممکن هے که لفظ واحد سے جنسیت ثابت هووي اور جمع سے جمع هوسکتا هے لیکن اس جاي مین نهین *

مولوي صاحب — متد مه هارن جلد دوم باب ۱۰ مین زبور ۱۶ کي نسبت لکها هی :—

Those who hold its (16th Psalm's) exclusively Messianic

character are perplexed by various parts of it. Indeed the natural and primary sense is, that it describes a pious sufferer in peril of death either David himself or some other, in the first instance. Nor are we aware of any good expositor of the Psalms who takes it otherwise. Calvin, DeWette, Ewald, Hengstenberg, Alexander, Olshausen, Hupfeld, all understand it thus. In the fourth verse the speaker expresses his abhorrence of all other gods. How can such language be restricted to Christ as properly and solely applicable to him? Was he tempted to idolatry once and again? And with what propriety can Christ say to the Father, "Thou wilt teach me the way of life," except *in* and *through* every one of his godly followers; except in the same manner as he said to Saul, "Saul, Saul, why persecutest thou me? But while the Psalm naturally depicts a pious sufferer,--while this is doubtless its primary sense,– it also refers to Christ, the most illustrious representative of the entire class as well as their Head.—Rev. Horne's Introduction to the Holy Scriptures. Vol. II Chapter 10.

ترجمہ — جو لوگ اس زبور میں مسیحی منصب بیان ہونیکے قائل ہیں یعنی اس زبور کو اون کی بشارت ٹہراتی ہیں وہ اس زبور کی بعض الفاظ سے بڑے پریشان ہوتی ہیں کیونکہ اسمین تمام خداؤن سے نفرت ظاہر کی گئی ہی' تو کیا مسیح کو کبہی بت پرستی کا وسوسہ ہوا تہا جو یون اوس سے نفرت بتلانی لگے پہر زندگانی کی راہ دکہلانے کے درخواست بہی خدا سے کی گئی ہی بہلا مسیح کی ایسی درخواست اپنے باپ سے کیونکر ٹہیک ہو سکتی ہی الا آنکہ اوسکے یہ معنے ہون کہ میری پیرو کو زندگی کی راہ دکہلا جیسے یہ کہا ہی کہ ای ساول تو مجہپر (یعنے میری پیروون پر) کیون ظلم کرتا ہی

غرضکه اس زبور میں ایک دردمند دیندار کا بیان هي جو موت کے خوف میں گھرا هوا تھا خواه وه داؤد هو یا اور کوئي ـ یهي معنی کالون ـ ڈي ویت ـ اوالڈ ـ هنگستنبرگ ـ الکزنڈر ـ آلشاسن ـ هپفلڈ نے بتلائے هیں ـ اور میری دانست میں کوئي ایسا معتبر مفسر نهیں جس نے یهاں دوسري معنے بتلائے هوں الحاصل اس زبور میں گو ایک دردمند دیندار کا بیان هي (جو اسکے اصلي معنے هیں) مگر پهر مسیح پر بهي جو اس جماعت کے عمده ترین وکیل اور سردار هیں صادق آسکتا هي *

پادری صاحب ــــ لفظ مقدس قا (قدوس) سب پرهیزگاروں پر ناقص طور سے صادق آسکتا هي لیکن مسیح کي بشارت صاف هي *

التماس ــــ اولا لفظ قدوس کل پرهیزگاروں پر ناقص طور سے صادق آوي یا کامل طور سے مگر اون سبهونکا نه سڑنا اس زبور سے لازم آتا هي پس اسمیں مسیح کي خصوصیت هي کیا رهي تا خاص اونکي بشارت ٹهری ثانیا جب شارن صاحب کي اعتراف سي اوس زبور میں موت کي خوف میں گهري هوئے دردمند دیندار کو قدوس کها گیا هي اور اوس نے غیر خدا اؤن سے نفرت ظاهر کر کي حیات ابدي کي راه کی درخواست بهي کي هي جو کسي طرح مسیح (خداي نصاري) کی لائق شان نهیں تو صاف ظاهر هو گیا که اس آیت کا قدوس مسیح سي فروتر هي پهر خود شارن صاحب کا یه بهي کهنا که وه بیان مسیح پر صادق بهی آسکتا هي صاف بیموقع هي کیونکه جو بات فروتر کي لئے هو سو کسي طرح برتر پر صادق آنهیں سکتي

مولويصاحب ــــ ڈيوڈسن كي كتاب سي مين ني ثابت كيا هي كه ۲٦۳ قلمي نسخون مين لفظ واحد هي كيا يه سب معتبر هين*

پادريصاحب ــــ ميري پاس دونو نسخے معتبر هين يعنے ۲٦۳ نسخے بهي جنمين لفظ واحد هي اور اس سي زائد نسخے بهي جنمين لفظ جمع هی*

مولويصاحب ــــ جب معتبر نسخون مين لفظ واحد بهي هي اور جمع بهي تو جو لفظ كه الهام نويس نے لكها وه واحد تها يا جمع *

پادريصاحب ــــ مطلب يقيني هي ليكن كس لفظ سي لكهايا دونو لفظ لكهي اسقدر يقين نهين *

إلتماس ــــ يه تو بهت بعيد هي كه الهام نويس ني اوس ايك آيت مين ايكهي نسخے كي درميان واحد اور جمع دونو لفظ لكهي هون اور نيزيه بهي بعيد هي كه الهام نويس ني دو دفعه دو ايسي نسخے لكهي هون كه ايك كی تحرير كي وقت اسكو واحد كا معني اور دوسري كو لكهتي هوئي جمع كا مضمون الهام هوا هو اس بات كو نه پادريصاحب ثابت كرسكتي هين نه اور كسي كا يه حوصله هي ـ پس اقرب و انسب يهي بات هي كه الهام نويس ني ايكهي لفظ لكها تها صرف واحد يا صرف جمع مگر بعد كو يارون كي بهيا ري ني واحد كو جمع يا جمع كو واحد بنا ديا درصورت اول غالبا يهود كی حراني هي تامسيحيون كو سند نه ملي درصورت ثاني نصاري كي دست درازي هي تا خاص مسيح كي بشارت ٹهرجائے بهرحال اس آيت مين اهل كتاب

کی شوخي و نا خدا ترسي کي بد ولت ا ن کي معتبر نسخو ن هي مين کسي نه کسي خا ص غرض کي لئي لفظی و معنو ي تحر يف هوچکي هي جسکي شا مت کي ا ند هيرسي ا ب معلو م نهين هو سکتا که ا صل لفظ کيا تہا ا س و جه سي پا د ريصا حب بہی شک و تر دد کي مہلک عا رضے مين مبتلا هو گئي هين چنا نچہ ا و ر بہي بہت سار ي مقاما ت بيبل مين ا کثرا هل کتا ب کا يهي حا ل هی *

ا لغرض ا ن چند سو ا لا ت وجو ا بات سی جو ا بتک هو ئي هين عيسا ئيو ن پر حجت ثابت هو گئي که ا ن لوگون ني وقت بوقت بيبل پرها تہہ پہير کرصفا ئي کر د ي هي بلکه ا بتک يهي صفا ئي جا ر ي هي خد ا جا ني او ر بہي کيا کيا صفا ئيا ن کي هين ا و ر کر تي جائينگي پس جو و ثيقه ا يسا تختہ مشق ا و ر يو ن بازيچہ تصر فا ت بنگيا هو اهل الله کي محکمه تحقيق مين کب قابل اعتبا ر و ا لتفات هوسکتا هي او س و ثيقے کي ان خانه خرا بيو ن کا سلسله ديکہہ ديکہہ کر بي ا ختيار يهي د ل مين آ تا هي که خو د خداوند حکيم کو ا ن نو شتو ن کا يو ن مسخ هو جا نا منظو ر تها او ر اوسکي قدرت کي غيبی کار خاني سے او نکے شکست و ر يخت هي کے سا ما ن و آ لات بن بن کے نکلتے تهي تا يہ کتابين حد در جہ خسته واز کار رفته هو کر ايک نئي منضبط و منتخب کتاب(روحاني وجسماني پا کيزگيون کے خالص نصاب)کی عالم مين سخت تر ضرو رت پيد ا هو جائے جسکا ابد تک مامو ن وسا لم رهنا اور ا وسکي حيرت بخش محفوظيت اوسکا معجزه ٹهر نا منظو ر تها تا جسقد ر زمانہ گذرتاجا ے اوسکي محفوظيت کے دعوي کي صداقت آفتاب نميرو ز

كي طرح مخالفين كى آنكهون كو چكا چو ند كرتي جائے والله لقرا ن مجيد في لوح محفوظ اسمقام پر همكو ا يك عيسائى فاضل (محقق ڈ يوڈ سن) كا اضطرا را نہ كلا م بي اختيا ر يا د آتا هى چنا نچہ يہا ن عيسا ئيو ن كي خفت ا و ر مسلما نون كي نظركي و سعت كي لئي مع تر جمہ لكهد يا جا تا هے :—

It is now universally admitted that the text of the Old Testament has not come down to us without mistake. Its absolute perfection and integrity are no longer upheld. Indeed it requires no discernment or sagacity to perceive this fact. It is patent to the observation of every one. The Old Testament has shared the fate of other ancient books. It has been exposed to the ordinary causes which deteriorate the text. It has suffered from the mistakes of transcribers. Nothing but a continued miracle could have saved it from this; and facts show that the Deity has not interposed miraculously to prevent copyists from falling into the slightest error. Alterations of the original text, or, as they are called, *various readings*, may be assigned to two sources. They are owing to *accident*, or to *design*. Mistakes were made *unintentionally* or *purposely*.—Davidson's Biblical Criticism. Vol. I, Chapter 6.

ترجمہ ـ تما م لوگ ا س با ت كو تسليم كرتي هين كہ عہد عتيق بغير غلطي كے هم تك نہين پنهچا هى او ر كوئي بهي اس باتكا معتقد نہين هي كہ وہ متن مطلقا كامل وسالم ر ها هو ـ اس متن كا يہ حال دريافت كرني كے لئے واقعي كسي بڑي علم وذكاوت كي ضرورت نہين هي كيونكہ يهہ حالت هرايك پرجس ني اوس متن كا معاينہ كياهي بديہي هي ـ بيشك اس متن كي بهي وهي قسمت رها كي هي جو او ر قديم

کتابون کي تهي جسکي وجہ سے اوسپراون معمولي اسباب کا جواصل کتاب کو بگاڑدیتے هین اثرپڑچکا اور نقل نویسون کی غلطیون سے ضرر پنهچا کیا ایسے ضرر سے کوئي چیز سوا ایک خاص معجزي کے اوسکو محفوظ نهین رکهہ سکتي تهي هم‌کو واقعات صاف بتلارهی هین کہ خدا ني نقل نویسون کو خفیف سی غلطي سے بچاني کے لئے بهي کوئي معجزانہ مداخلت نهین کی اس وجہ سے اصل متن کي تبدیل کے دو سرچشمي هوگئے ایک عمد وقصد دوسرا اتفاقي واقعہ یعنے غلطیان یا تو کسي اتفاق سے هوا کي هین یا کسي غرض کے انتظام کے لئے — (ڈیوڈسن کی تنقید ببیل جلد ۱ باب ٦)*

الحمدلله کہ یہ کمال محفوظیت وصرافت جسکو خود مخالفین اسلام بهي معجزہ مان رهی هین هماري کتاب مبارک یعنے قرآن مجید کوقدرت الهي‌سے حاصل هي — یہ کتاب جزدان انالہ‌لحافظون مین محفوظ اور شیرازہ لایاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ سے مجلد هوکر اپني اس دائمي صرافت ومحفوظیت سے توام دو معجزےدکهلا رهي هي چنانچہ دستبرد سے اوسکا مامون رهنا خود ایک مستقل معجزہ هي اور دوسرا معجزہ اوسکے اوس دعوی کي صداقت هی جو تیرہ سي برس کے بیشتر سے اوس‌ني اپني دائمي صرافت کے بابمین کیا هي جسمین ذرہ بهر تفاوت نہ آیا اگر اهل کتاب کي سرنوشت مین سیدهي سمجهہ یا انصافانہ نظر هي تو قرآن کا یهي توام معجزہ اوسکی حقیت کا کیاکم ثبوت هي ع اسفرالصبح لذي عینین مگر عناد کا کیا علاج کہ جان تو گئے مانتے نهین وجحدوا بهاواستیقنتها انفسهم چنانچہ هم جسطرح قرآن

کي محفوظیت کا اعتراف اہل کتاب سے اپنے کانون سن رہي ہین بچشم
خود اونکي حسرتین بہي بیبل کي خستہ حالی بر دیکہ رہین ہین —
مگر یہ کیو ن حسر تین کر تي ہین کسلئے قر آ ن ہی کو ا پنی کتا ب
نہین بنا لیتے ا ور ہما ر ي ساتہ خو د بہي فخر یہ کیو ن نہین پکار او تہتے
کہ د یکہو یہ ہما ر ي کیسي خالص کتاب ہے سا ر ي جسما ني و ر وحاني
پا کیزگیو ن کا کا مل ا لعیا ر نصا ب ہے مگر شکر خد ا کہ ا یسي فخر یہ
ند ا د ینے وا لے اہل کتاب بہي ہما ر ي وقت مین پید ا ہو گئي ہین
چنا نچہ خو د سر ز مین یو ر پ مین جو ترقي و تہذ یب کا آ سما ن
سمجہي جا تي ہے ا ہل کتا ب ر و ز بر و ز بیبل کا تحر یفي جا د و
تو ڑ تو ڑ کر ا سلا م کا ا سم اعظم بڑ ہتے ہوئي قرآن مجید کي برکت کے
حصن حصین مین ا پني کو پہنچا ر ہي ہین ا و ر بڑ ي مر د ا نگي
و فر ز ا نگي کي سا تہہ د عو ت محمد ي کا ڈ نکا بجا ر ہي ہین یہی
مو قع ہي کہ ا و ر ا ہل کتا ب بہي ا پني ا و ن ا بنا ي و طن کی
پیش خیمے کي سا تہ سا تہ یدخلون في دین اللہ افواجا کي مصد ا ق
ہو جا ئین ا و ر لوا ء الحمد مصطفو ي کي ز یر سا یہ ر حمت ا یز د ي
و حیا ت ا بد ي کا بہر ہ پا ئین —

واللہ الہا د ي بعولہ الي کل ا مر رشید

وصلي ا للہ علي سیدنا طہ احمد من بشر بہ في العہد العتیق والجدید

کتابون کي تهي جسکي وجہ سے اوسپراون معمولي اسباب کا جو اصل کتاب کو بگاڑ دیتے هین اثر پڑچکا اور نقل نویسون کی غلطیون سے ضرر پنهچا کیا ایسے ضرر سے کوئي چیز سوا ایک خاص معجزي کے اوسکو محفوظ نهین رکهه سکتي تهي همکو واقعات صاف بتلارهی هین که خدا ني نقل نویسون کو خفیف سی غلطي سے بچاني کے لئے بهي کوئي معجزانه مداخلت نهین کی اس وجه سے اصل متن کي تبدیل کے دو سرچشمي هوگئے ایک عمد وقصد دوسرا اتفاقي واقعه یعنے غلطیان یا تو کسي اتفاق سے هوا کي هین یا کسي غرض کے انتظام کے لئے ـ(ڈیوڈسن کی تنقید بیبل جلد ا باب ٦)*

الحمدلله که یه کمال محفوظیت وصرافت جسکو خود مخالفین اسلام بهي معجزه مان رهی هین هماري کتاب مبارک یعنے قرآن مجید کوقدرت الهي سے حاصل هي ـ یه کتاب جزدان انالهٔلحافظون مین محفوظ اور شیرازه لایاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه سے مجلد هوکر اپني اس دائمي صرافت ومحفوظیت سے توام دو معجزےدکهلا رهي هي چنانچه دستبرد سے اوسکا مامون رهنا خود ایک مستقل معجزه هي اور دوسرا معجزه اوسکے اوس دعوی کي صداقت هی جو تیره سي برس کے پیشتر سے اوسني اپني دائمي صرافت کے بابمین کیا هي جسمین ذره بهر تفاوت نه آیا اگر اهل کتاب کي سرنوشت مین سیدهي سمجهه یا انصافانه نظرهي تو قرآن کا یهي توام معجزه اوسکی حقیت کا کیاکم ثبوت هي ع اسفرا لصبح لذي عینین مگر عناد کا کیا علاج که جان تو گئے مانتے نهین وجحدوا بهاوا ستیقنتها انفسهم چنانچه هم جسطرح قرآن

کي محفوظيت کا اعتراف اهل کتاب سے اپنے کانون سن رهي هين بچشم
خود اونکي حسرتين بهي بيبل کي خسته حالي پر ديکه رهين هين ـ
مگر يه کيون حسرتين کرتي هين کسلئے قرآن هي کو اپني کتاب
نهين بنا ليتے اور همارے ساته خود بهي فخريه کيون نهين پکار اوتهتے
که ديکهو يه هماري کيسي خالص کتاب هے ساري جسماني وروحاني
پاکيزگيون کا کامل العيار نصاب هے مگر شکر خدا که ايسي فخريه
ندا دينے والے اهل کتاب بهي هماري وقت مين پيدا هوگئي هين
چنانچه خود سرزمين يورپ مين جو ترقي وتهذيب کا آسمان
سمجهي جاتي هے اهل کتاب روز بروز بيبل کا تحريفي جادو
توڑتوڑکر اسلام کا اسم اعظم بڑهتے هوئي قرآن مجيد کي برکت کے
حصن حصين مين اپني کو پهنچا رهي هين اور بڑي مردانگي
وفرزانگي کي ساته دعوت محمدي کا ڈنکا بجا رهي هين يهي
موقع هي که اور اهل کتاب بهي اپني اون ابناي وطن کي
پيش خيمے کي ساته ساته يدخلون في دين الله افواجا کي مصداق
هوجائين اور لواء الحمد مصطفوي کي زيرسايه رحمت ايزدي
وحيات ابدي کا بهره پائين ـ

واللہ الهادي بعوله الي کل امر رشيد

وصلي الله علي سيدنا طه احمد من بشر به في العهد العتيق والجديد